

www.marfat.com, www.maktabah.org
https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain
bakhtiar2k@hotmail.com
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۵۶۲
فروری ۵۳ سنہ
اجرا کردہ و قائم کردہ عالی جناب حضرت امیر ملت علیہ البرکت زبدۃ الاولیا حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری قدس سرہ العزیز
بسرپرستی
عالیجناب فیض مآب مولانا الحاج صدر الافاضل صاحبزادہ پیر سید محمد حسین شاہ صاحب سجادہ نشین
ماہنامہ
انوار الصوفیہ
سیالکوٹ
سالانہ چندہ
پانچ روپیہ
ششماہی
تین روپیہ
ادارہ تحریر
عالیقدر جناب صاحبزادہ حافظ حاجی سید انور حسین شاہ صاحب
مولانا مولوی غلام رسول صاحب گوہر
جناب ڈاکٹر محمد اللہ دتا صاحب
چودھری محمد ابراہیم صاحب پرنٹر پبلشر نے تبلیغی پریس سیالکوٹ سے چھپوا کر کچی مسجد سیالکوٹ سے شائع کیا۔
www.ameeremillat.org
www.ameer-e-millat.com
www.ameeremillat.com

قواعد وضوابط

۱ علم تصوف کی اشاعت کرنا۔ ۲ بزرگان دین کی سوانح عمریاں پیش کرنا۔ ۳ کتاب و سنت و فقہ کی روشنی میں مسائل پیش کرنا۔ ۴ عوام کے افعال و اعمال اور ان کے اخلاق سدھارنا۔

فہرست مضامین

ارتحالات:- نہایت افسوس و رنج کے ساتھ یہ خبر درج کی جاتی ہے کہ مولوی حکیم محمد فاضل صاحب سرگودہا چک نمبر ۲ د عزیز پیر بھائی محمد ظریف خاں صاحب کوہاٹی و حاجی امام الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس دار فانی سے عالم جاودانی کو تشریف لے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ہمیں ان سے پوری ہمدردی ہے۔ (ادارہ)





جو کہ حافظ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ نے

1901ء میں

شروع کروایا تھا اس کتاب میں مندرجہ ذیل مہینوں کے رسائل دستیاب ہیں

نمبر	رسالہ	مہینہ	سال
1	انوار صوفیہ	مئی	1951
2	انوار صوفیہ	مارچ	1952
3	انوار صوفیہ	فروری	1953
4	انوار صوفیہ	اپریل	1953
5	انوار صوفیہ	اگست	1953
6	انوار صوفیہ	جولائی	1954
7	انوار صوفیہ	اپریل	1955
8	انوار صوفیہ	اپریل، مئی	1955
9	انوار صوفیہ	جون	1955
10	انوار صوفیہ	جولائی	1955
11	انوار صوفیہ	اگست	1955
12	انوار صوفیہ	ستمبر	1955
13	انوار صوفیہ	اکتوبر	1955
14	انوار صوفیہ	نومبر، دسمبر	1955
15	انوار صوفیہ	جولائی، اگست	1956
16	انوار صوفیہ	ستمبر	1956
17	انوار صوفیہ	اکتوبر	1956
18	انوار صوفیہ	نومبر	1956

19 مناقب مجددیہ، قیومیہ، مصومیہ، نقشبندیہ (ڈاکٹر اللہ دتہ طالب کنجاہی رحمتہ اللہ علیہ)

انوار صوفیہ کے رسائل فراہم کرنے پر میں پیر چوہدری عبدالرحمٰن خان جماعتی کا خاص طور پر مشکور ہوں۔ پیر چوہدری عبدالرحمٰن خان جماعتی مندرجہ ذیل کتابوں کے رائیٹر بھی ہیں انکی اب سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب عنقریب مکمل ہو جائے گی

۱۔ سیرت طالب ۲۔ انوار طالب ۳۔ تصوف ۴۔ تفسیر طالب ۵۔ (انگلش Sapritual Guiad)

فقیر الفقراء بختیار حسین جماعتی (غلام شیخ معزالدین جماعتی رحمتہ اللہ علیہ)



ویب سائٹس	http://ameeremillat.org/
ویب سائٹس	http://ameer-e-millat.com/
ویب سائٹس	http://ameeremillat.com/
ویب سائٹس	http://www.haqwalisarkar.com/
ویب سائٹس	http://www.charaghia.com/
کتابیں	http://www.scribd.com/bakhtiar2k
تصاویر	http://www.flickr.com/photos/34727076@N08/
تصاویر	http://www.flickr.com/photos/91889703@N07/
فیس بک پر پیر بھائیوں کا گروپ	http://www.facebook.com/groups/alipurmureeds/
بلاگز	http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009_06_01_archive.html
بلاگز	http://www.jamaatali.blogspot.com/
بلاگز	http://alipuri.blogspot.com/2009/06/about-pir-syed-jamaat-ali-shah.html
بلاگز	http://www.jamaatali.blogspot.com/
ویڈیو	http://vimeo.com/user13885879/videos
ویڈیو	Youtbe: bakhtiar2k
اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں	www.marfat.com
اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں	www.maktabah.org
نعتیں ڈاؤن لوڈ کریں	www.fezanenaat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ انوار الصوفیہ سیالکوٹ

جلد ۴۵	فروری سنہ ۱۹۵۳ء	نمبر ۳

غریبوں کو بادِ صبا یاد رکھنا

حضورِ شہِ دوسرا یاد رکھنا — غریبوں کو بادِ صبا یاد رکھنا

بوقتِ سلام و دعا یاد رکھنا — یہی ہے مری التجا یاد رکھنا

یہی ایک صورت ہے تسکینِ دل کی — غمِ ہجر کا واسطہ یاد رکھنا

میرے ذوق کو استقامت عطا ہو — بتوفیق حبِ خدا یاد رکھنا

مبارک ہو سیرابیٔ آبِ زمزم — مری تشنگی بھی ذرا یاد رکھنا

جنونِ محبت کا ہے یہ تقاضا — باوقاتِ سعی و صفا یاد رکھنا

نظر آئیں جب موج در موج جلوے — یہ شبہائے بزمِ منیٰ یاد رکھنا

دیارِ حبیبِ خدا میں پہنچکر

مرے مخلصِ باصفا یاد رکھنا

صاحبزادہ انور حسین شاہ صاحب علی پوری

حال وقال

انوار الصوفیہ سے توسیع اشاعت کے متعلق متواتر و مسلسل ہر ماہ اظہار خیال کیا گیا ہے۔ اور حضرت صاحبزادگان کی طرف سے بھی جملہ محبین و مریدین کو ان کا ارشاد گرامی کئی دفعہ انوار الصوفیہ میں چھپ چکا ہے۔ گویا کہ انوار الصوفیہ صاحبزادگان مدظلہم العالی کا رقعہ لیکر یا پیغام لے کر یاران طریقت کی خدمتِ اقدس میں کئی بار حاضر ہوا ہے کہ مجھے قبول کرو۔ اور مجھے خریدو۔ مجھ سے منہ نہ موڑو۔ میں حضرت امیر ملت سرکار علی پوری کے مقدس ہاتھوں کا لگایا ہوا ایک شاندار پودا ہوں جو آپ کے پاس پانی کی بھیک مانگنے حاضر ہوا ہوں۔ کیونکہ میری جڑھیں بغیر پانی کے خشک ہو رہی ہیں۔ میں جملہ یاران طریقت کی فلاح و بہبودی اور اخروی سعادت کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ لیکن سوائے چند دوستوں کے صاحبزادگان مدظلہم العالی کے اس پیغام (جو قابل عمل تھا اور نجات اخروی کا ذریعہ تھا) کی طرف توجہ مبذول نہیں فرمائی۔ ورنہ ارادت و عقیدت کا تقاضا تھا کہ ہر شخص اس کا سالانہ چندہ بھیجکر اس کی خریداری کا شرف حاصل کرتا۔ اور ہر پیر بھائی کے ہاتھ میں حضرت امیر ملت کا یہ فرمان موجود ہوتا۔ اور آپ کے حکم پر عمل پیرا ہونے کا یہ سرٹیفکیٹ قیامت کے دن ان کے پاس ہوتا اور وہ آپ کی شفاعت کا حقدار ہوتا

چاہئے تھا کہ آج دنیا کا ہر وہ ملک یا ہر وہ گوشہ جہاں حضرت امیر ملت کا ایک بھی غلام موجود ہے۔ انوار الصوفیہ سے محروم نہ ہوتا۔ اور حضرت امیر ملت کی مقدس روح اس کے ذریعہ آپ کے دلوں کو منور کرتی اور آپ اس نور کی روشنی سے عوام کے لئے عموماً اور اہل طریقت کے لئے خصوصاً مشعلِ راہ ثابت ہوتے

اللہ تعالیٰ ان احباب کو دائماً خوش رکھے اور ان کی ارادت و عقیدت میں برکت دے جنہوں نے رسالہ کی توسیع اشاعت سے متعلق اپنے دلی تأثرات کا اظہار فرمایا ہے۔ چنانچہ جناب مولانا حامد حسن صاحب قادری خلیفہ مجاز اعلیٰ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے آگرہ سے ایک طویل مکتوب ارسال فرمایا ہے۔ جس میں آپ نے رسالہ انوار الصوفیہ اور لمعات الصوفیہ کی قلت اشاعت اور اس کے وجوہات پر تبصرہ فرمایا ہے۔ اس کے بعض اقتباسات یہ ہیں

(۱) انوار الصوفیہ اور لمعات الصوفیہ دونوں میں حضرت صاحبزادہ حیدر حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کی اپیل رسالوں کے متعلق دیکھی۔ معلوم نہیں ملک عبدالعزیز صاحب نے اپنے رسالہ کی اپیل کے الفاظ میں کیا ردو بدل کر دیا کہ عبارت بے ربط سی ہو گئی۔ کیا اچھا ہو کہ حضرت صاحبزادے صاحب کے اس ارشاد کی طرف یارانِ طریقت توجہ کریں۔ دونوں رسالوں کو خریدیں۔ دونوں جاری رہیں۔ ترقی کریں۔ ہزارہا خریدار پیدا کریں۔ اعلیٰ سے اعلیٰ پیمانہ و معیار پر نکلیں۔ دونوں رسالے اعلیٰ حضرت قبلہ عالم روحی فداہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یادگار ہیں (لیکن) انوار الصوفیہ کا تو کیا کہنا ۱۹۰۲ء میں جاری ہوا تھا۔ پچاس سال ہو گئے۔ جس رسالہ کو حضور والا سے نسبت ہو وہ

اس قابل ہے کہ تمام خدام اسے حرزِ جان بنائیں۔ آنکھوں سے لگائیں۔ سر پہ رکھیں۔ پڑھیں۔ پڑھوائیں۔ دیدۂ دل کے لیئے نور و سرور حاصل کریں۔"

"چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں" انوار الصوفیہ خریدنا ہر ایک غلام دربار علی پور شریف کا فرض ہے۔ کم سے کم ہر پڑھے لکھے خادم کو جو پانچ روپیہ سالانہ دے سکتا ہے اس کا خریدار ہونا چاہیئے۔ لیکن افسوس ہے کہ یہ بات خود اعلیٰ حضرت قبلہ عالم روحی فداہ اور صاحبزادگان والا شان کی ہدایت اور تاکید مکرر پہ بھی کبھی حاصل نہ ہوئی۔ اب تو حالت ہی بدل گئی ہے۔ اس کا سبب یہ بھی ہے کہ کبھی افزائش اشاعت کے واسطے عملی پیروی نہیں کی گئی۔ صرف کہنے سننے سے کام نہیں چلتا۔ بلکہ اس کی ضرورت ہے کہ صاحبزادگان اپنی صحبتوں میں خطبوں میں جلسوں میں یاران طریقت کو مجبور کریں کہ اسے خریدیں۔ تاکید فرمائیں۔ کہ ہر سال جب جلسے میں خدام حاضر ہوں رسالہ کا چندہ لیتے آئیں جو صاحب قدرت چندہ نہ لائے یا انکار کرے اس سے باز پرس فرمائیں۔ تاکید کریں۔ ترغیب دلائیں۔ اس طرح ہر شہر و مقامات پہ جو حضور پرنور روحی فداہ کے خلیفہ یا میر حلقہ موجود ہیں وہ مقامی یاران طریقت کو خریدار بنائیں خود سب سے چندہ وصول کر کے دفتر کو ارسال کریں۔

ان آخری سطور میں جناب مولانا موصوف نے ہمیں نیک مشورہ دیا ہے۔ اور رسالہ کی اشاعت کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لئے نہایت مفید تجویز بتائی ہے۔ جس پہ اگر عمل ہو تو یقیناً رسالہ کی رفتار تیز ہو سکتی ہے۔ انشاء اللہ العزیز اس پہ عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

ایک اور صاحب ہیں جن کا اسم گرامی منشی نور دین صاحب ہے (موضع بھک ہیکن ضلع سرگودھا کے ہیں) آپ نے انوار الصوفیہ کی افزائش اشاعت کے متعلق اپنے تاثرات قلبیہ کو نظم میں بیان کیا ہے اور ساتھ ہی اپنی کم مائیگی کا بھی اظہار کیا ہے۔ نظم مندرجہ ذیل ہے۔

یہ رسالہ صوفیوں اور عالموں کی جان ہے
صادق الاعتقاد ہے اور مظہر الایمان ہے

صدق دل سے جو نبولے کا اسے
پایہ یکتا ازلی نضیلت نعمت یزدان ہے

دور رہتا ہے ضلالت سے جو پڑھتا ہے اسے
جو سنے دل لا کے اسکو صاحبِ رضوان ہے

شاہ جماعت پیر کا ایجاد کردہ نور ہے
نور ہے انوار صوفی واضح القرآن ہے

جس شجر کی آبیاری شاہ جماعتؒ خود کرے
جو کرے انکار اس کا صاحبِ "عصیان" ہے

بھول کر بھی اس کو نہ بھولو کبھی
چندہ اس کا ہے سخاوت جو سراپا "دان" ہے

اس جہاں میں شادمانی سے بچو گے ظلم سے
آخرت میں تم پہ واجب رحمت و غفران ہے

دین حق کی گر اشاعت میں کرو امداد تم
اللہ ہو گا تم سے راضی ثابتِ قرآن ہے

نور اس انوار صوفی کی کریگا قدر جو
میں کہوں گا ذاتِ حق اسکی بھی قدر دان ہے

مجمع الکرامات

عالیجناب حضرت مولانا حامد حسن صاحب قادری (آگرہ)

مجمع الکرامات فارسی زبان میں نہایت نادر قلمی کتاب ہے۔ جس کا ایک نسخہ ریاست رام پور کے سرکاری کتب خانہ میں ہے۔ حضرت مولانا امام الدین خاں صاحب نقشبندی رامپوری (رحمۃ اللہ علیہ) کی تصنیف ہے۔ مصنف کی وفات ۱۲۵۹ھ میں ہوئی۔ مصنف علیہ الرحمۃ حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحب رامپوری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۰۹ھ) سے فیض یافتہ اور حضرت شاہ درگاہی محبوب الٰہی رامپوری (متوفی ۱۲۲۶ھ) کے مرید و خلیفہ تھے۔

حضرت امام الدین خاں صاحبؒ نے مجمع الکرامات ۱۲۳۱ھ میں تصنیف فرمائی۔ چنانچہ آخر کتاب میں یہ قطعہ تاریخ درج فرمایا

سال ایں نسخہ را ہمی جستند — قمر و آفتاب تاریخ

پس ز لوح و قلم فرد خواندند — (فیض درگاہ قطب) در تاریخ
۱۲۳۱ھ

مصنف نے مجمع الکرامات میں حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحبؒ اور حضرت شاہ درگاہی صاحبؒ کے حالات و کرامات درج کئے ہیں۔ نہایت فصیح و بلیغ نظم و نثر فارسی تحریر فرمائی ہے

حضرت سید شہزادہ میاں صاحب رام پوری دامت برکاتہم سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ درگاہی محبوب الٰہی قدس سرہٗ نے مجمع الکرامات کی نقل سرکاری کتاب خانہ رامپور سے باجازت سرکار حاصل کی اور راقم سطور حامد حسن قادری سے اس کتاب کو اردو میں ترجمہ کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ چنانچہ دو سال سے زیادہ ہوئے میں نے پوری کتاب کا ترجمہ کر کے اس کی نقل شہزادہ میاں صاحب کی خدمت میں پیش کر دی۔ اور ترجمہ کا مسودہ میرے پاس مجلد و مکمل موجود ہے۔ میں نے مندرجہ بالا تاریخ تالیف میں (گنجینہ) کا لفظ بڑھا کر ترجمہ کی تاریخ نکالی۔

مُترجَم چو گشتہ کتاب امام — شد آئینۂ فیضِ درگاہِ قطب

ہم از سالِ تالیف تاریخ شد — کہ "گنجینۂ فیضِ درگاہِ قطب"
۶۹ ۱۳ھ

اور ایک قطعہ تاریخ کہا جس کے چار مصرعوں میں الگ الگ چار سنین مروجہ ہندوستان نکلتے ہیں

قطعہ تاریخ

مقصود تجلیِ بتجلیِ شریعت یہ ہے — رنگ ہے عرفانِ حقیقت یہ ہے
۱۹۵۰ء — ۱۳۶۹ھ

اک بحرِ ہدایت ہے کرامت یہ ہے — نایاب دُرِ فیضِ طریقت یہ ہے
۱۳۵۷ فصلی — ۲۰۰۷

مصنف مجمع الکرامات نے کتاب کی ابتدا میں نہایت طویل فارسی مثنوی حمد و نعت و منقبت و مناجات میں لکھی ہے۔ جسے میں نے بجنسہٖ شامل کر لیا ہے۔ اس مثنوی کے صرف چند شعر بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔ تاکہ ناظرین بھی جن کو فارسی کا ذوق ہو۔ مصنف کا کمال شاعری ملاحظہ فرمائیں اور لطف اندوز ہوں۔ حضرت حافظ

جمال اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مدح میں لکھتے ہیں

بساطِ محفلش باشد تسلّی ٭ بود پروانۂ شمعش تجلی

بدرگاہش کہ بس بندہ نوازی ست ٭ تمنا کشتۂ صد بے نیازی ست

در و دیوار ایوانش ہمیں طور ٭ بنور لن ترانی خانہ معمور

خدا جوئی درآغوشش نشستہ ٭ خدا دانی بہ پیشش دست بستہ

فنا خاکے زباب منزلِ او ٭ بقا و قفے چو آبِ منزل او

اسی طرح مصنف نے نثر میں عالمانہ و بلیغ عبارتیں لکھی ہیں۔ نمونہ کے لئے چند سطریں ایک مقام سے فارسی عبارت کی نقل کرتا ہوں۔ حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحب قدس سرہٗ کی ایک کرامت اپنے والد بزرگوار کی زبانی بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک بزرگ مولوی آصف علی دہلی سے ہجرت کر کے رامپور میں اقامت گزیں ہوئے بڑے عالم تھے اور ساٹھ سال تک دہلی میں مولوی فخرالدینؒ اور میرزا مظہرؒ اور خواجہ میر درد وغیرہ کے ہم صحبت رہے تھے۔ والد فرماتے تھے کہ ایک روز مولوی صاحب موصوف نے حضرت اعلیٰ حافظ صاحب کی توصیف سنا کر میرے وسیلہ سے اس بارگاہ کی آستاں بوسی کا اشتیاق ظاہر کیا“۔ اس کے بعد مصنف لکھتے ہیں۔

”روز دیگر باجازت آنحضرت قائد معنوی مولوی دہلوی گشتہ درپیش گاہ نگاہ والا رسانم۔ آنحضرت کہ تعظیم علماء و تکریم فضلاء بغایت مرعی می داشتند بمعانقہ مولوی راست چوں الف اللہ برخاستہ دربغلش گرفتند مولوی راکہ دل افسردہ متہاون مقارن آفتاب جہاں تاب گردید اشکش چوں برف گداختہ فرو چکید و خود ہم چوں کتاب بے شیرازہ از بغل آنحضرت جدا گشتہ فرو افتاد و عنان ہوش از کف داد“۔

یعنی دوسرے روز حضرت کی اجازت سے میں نے رہبر معنوی مولوی بزرگوار کو پیش گاہ نگاہ والا میں پہنچا دیا۔ حضرت تعظیم علماء و تکریم فضلا کا نہایت خیال کرتے تھے۔ اس لئے مولوی صاحب سے معانقہ کرنے کے لئے الف اللہ کی طرح سیدھے کھڑے ہوئے۔ اور ان سے بغل گیر ہوئے۔ جب مولوی کا دل افسردہ آفتاب جہاں تاب کے مقابل ہوا تو آنکھوں سے اشک مثل برف گداختہ کے ٹپکنے لگے۔ اور خود مثل کتاب بے شیرازہ کے بغل سے جدا ہو کر گر پڑے اور بے ہوش ہو گئے

مندرجہ بالا فارسی کی عبارت میں ”قائد مولوی معنوی دہلوی“ کیا خوب ترکیب ہے۔ یعنی ”مولوی دہلوی کے رہبر معنوی“۔ مولوی معنوی مشہور صفت ہے مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے لئے۔ مصنف نے ان لفظوں سے اپنا کام لیا ہے۔ ”کتاب بے شیرازہ“ کی تشبیہ بھی بہت خوبصورت اور موزوں ہے۔ اس لئے کہ ایک مولوی کا تذکرہ ہے۔

مصنف نے اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ درگاہی محبوب الٰہی قدس سرہٗ کی ایک کرامت بیان کی ہے۔ اس کا تقریباً لفظی ترجمہ لکھتا ہوں۔ اس سے اصل فارسی عبارت کی خوبی و بلاغت کا اندازہ ہو جاتا ہے

لکھتے ہیں کہ ایک برہمن خداشناس غریب داس نام آنجناب کا مرید ہے۔ ایک عالم نے اس کے جوش جذبہ کی یہ کیفیت دیکھی ہے کہ جب بے خبر و مضطر ہو کر زمین پر تڑپتا ہے تو لوٹتا لوٹتا بلند دیوار پر چڑھ جاتا ہے۔ اور پھر نیچے اتر آتا ہے۔ وہ شخص کہتا تھا کہ ایک روز جناب محبوب الٰہی ایک کتاب تصوف بغل میں لئے ہوئے تنہا مکان سے ویرانہ کی طرف تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر بعد ابر محیط ہو گیا۔ اور شدید بارش شروع ہو گئی۔ مجھکو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مانند اس حبیب اللہ (درگاہی شاہ) کے ہجر و فراق کی تاب نہیں۔ میں اسی طغیانی وطوفان میں محبوب الٰہی کی تلاش میں روانہ ہو گیا۔ اور اپنا کمبل بھی لے لیا۔ تاکہ بارش سے حفاظت رہے۔ یکایک دیکھا کہ آنجناب کھیتوں کے قریب ایک ٹیلے پر مثل آفتاب کے بیٹھے ہوئے کتاب کا مطالعہ فرما رہے ہیں میں حیران رہ گیا۔ کہ اس قدر باد و باراں کے وقت اس بیاباں میں جہاں بجز سحاب گریاں کے کوئی سائباں نہیں بین السطور کتاب کی نہریں کیونکر بے آب رہیں۔ اور یہ سیلاب جو رشک طوفان نوح ہے کس طرح پابوسی آنجناب سے باز رہا۔ جب میں قریب تر پہنچا تو دیکھا کہ آنجناب کے گرداگرد بقدر ایک تیر کے فاصلہ کے ایک قطرہ پانی کا نہیں گرا۔ اور سیلاب کا پانی بھی اس موسیٰ سراپا تجلی کی برکت سے مانند آب نیل کے اس وادی ایمن کے دامن سے برکنار رہا۔

جب محبوب الٰہی کی نگاہ مجھ پر پڑی تو آنجناب نے چاہا کہ کتاب میرے ہاتھ میں دے کر مکان کی سمت روانہ ہوں۔ میں نے اپنی تردامنی کے سبب ذرا تامل کیا۔ فرمایا کتاب لینے کے لئے ذرا قریب آؤ تاکہ اس کتاب کی حرارت سے تمہارا لباس اور کمبل بھی فوراً خشک ہو جائے۔ جب میں نے دست مبارک سے کتاب لی تو میرے کپڑوں میں نمی کا نام نہ رہا تھا۔

مولانا حافظ امام الدین خاں صاحب مصنف مجمع الکرامات نے کتاب کے آخر میں اپنا کلام فارسی و اردو نعت و منقبت میں درج کیا ہے۔ فارسی میں امام اور اردو میں انور تخلص کرتے ہیں چند اشعار بطور نمونہ و تبرک پیش کرتا ہوں۔

نعت شریف

دلم مہر نبی ورزد۔ کرا ماہے چنیں باشد — منم خاکِ رہِ احمد کجا زرا ہے چنیں باشد

بباطن نور یزدانی۔ بظاہر فخر انسانی — فقیرے کے چنیں باشد۔ کجا شاہے چنیں باشد

بچشمش کحل مازاغ۔ بدل از عشق صد داغے — خدا جوئے چنیں باشد۔ خدا نوا ہے چنیں باشد

امام اے عاشق شیدا۔ چو گشتی بندۂ احمد — ہزاراں آفریں بادا کہ درگا ہے چنیں باشد

منقبت

خوبی و جمالِ دوجہاں ہے تو علیؓ ہے — یاں ہے تو علیؓ ہے اور وہاں ہے تو علیؓ ہے

دیوانِ شفاعت میں جو بخشی ہے تو حیدرؓ — میدانِ شجاعت میں جواں ہے تو علیؓ ہے
بے عینِ علیؓ ہے نہ کسی دل کو بصیرت — گر مردمک دیدہ وراں ہے تو علیؓ ہے
عارف کے تئیں میں تو یہ سمجھوں ہوں کہ انور — گر جلوۂ اللہ عیاں ہے تو علیؓ ہے

مدح حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحبؒ

می شناسد ہر کہ از سرِ ازل آگاہ شد — کز جمال اللہ شد گر مہر شد در ماہ شد
ہر کہ دارد چشمِ دل بیند کہ آں سرِ قدم — چوں نیرنگی برنگ آمد جمال اللہ شد
آنچہ موسیٰ ہم ندید۔ او بیند اے بندہ نواز — ہر کرا بر طور پاک آستانت راہ شد

مدح حضرت شاہ درگاہی صاحبؒ

شاہ درگاہی خود را بے نیازے دیدہ ام — بے نیازے دیدہ ام۔ بندہ نوازے دیدہ ام
بال پروازش ید اللہ۔ آشیانش لامکاں — طرفہ اندر صید گاہے دہر بازے دیدہ ام
دیدۂ دل سپر دارم۔ نیستم پروائے کس — فیض بخشے دیدہ استم۔ کار سازے دیدہ ام
کے دے از من ربابد عشوۂ ہر کس امام — من کہ محبوبِ الٰہی را نیازے دیدہ ام

اوپر کی غزل میں فیض بخشے دیدہ ام میں یہ خوبی ہے کہ فیض بخش حضرت شاہ درگاہیؒ کا اسم مبارک تھا مجمع الکرامات کا یہ صرف مختصر تعارف اور سیر ہوئی۔ آئندہ انشاءاللہ اس کتاب کے ترجمہ سے حضرت حافظ جمال اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ درگاہی محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ حالات اور کرامات نذر ناظرین کروں گا۔ وباللہ التوفیق

بقیہ صفحہ ۱۲

اور سن لیجئے۔ ایک بزرگ کپڑے کی تجارت فرمایا کرتے تھے۔ آپ کو تار آیا کہ آپ کا فلاں جہاز جو کہ آرہا تھا غرق ہو گیا ہے۔ تو آپ نے دو رکعت نماز نفل ادا فرمائی۔ تھوڑی دیر بعد پھر تار آیا کہ جہاز بھنور سے نکل گیا ہے۔ تو پھر آپ نے دو رکعت نماز نفل ادا فرمائی۔ تو آپ کا خادم جو کہ آپ کے پاس تھا عرض کی۔ کہ جناب نے پہلے بھی نفل ادا فرمائے۔ اور اب دوسری بار پھر۔ اس کی کیا وجہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ پہلے اس لئے ادا کئے کہ اللہ تعالیٰ نے مال کی محبت میرے دل میں نہیں دی ہے اس کا شکریہ ادا کیا اور اب اس لئے کہ اللہ نے اپنا فضل کیا ہے۔ میں ہر حال میں اللہ کی رضا پر راضی ہوں۔

رسالہ کی توسیع اشاعت ہر پیر بھائی کا فرض ہے کیونکہ یہ ارشاد سرکار امیر ملتؒ ہے

گلہائے رنگا رنگ

امام اوزاعی رحمتہ اللہ علیہ امیر المومنین منصور عباسی کے دربار میں

امام اوزاعی رحمتہ اللہ علیہ اسلام کے ان لائق فرزندوں میں سے ہیں جن کے وجود پر اگر اسلام کو ناز ہو تو بجا ہے۔ آپ کے گرانقدر کارنامے صفحہ تاریخ پر آجتک ایک نمایاں روشنی رکھتے ہیں۔ آپ کا اسم گرامی عبدالرحمن اور کنیت ابو عمر ہے۔ علم و ہدایت کا یہ روشن ستارہ ۸۸ھ میں بعلبک کے افق پر طلوع ہوا۔ یہ نونہال ابھی تک آغوش مادر ہی میں تھا کہ حوادث زمانہ نے اسے داغ یتیمی سے داغدار کر دیا۔

والد کے سایۂ عاطفت کا بچپن ہی میں سر سے اٹھ جانا بچوں کی تعلیم کے لئے جس قدر نقصان دہ ہوتا ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ مگر خداوند عالم کے الطاف صفیہ اور نعمائے غیر متناہیہ کسی کی ظاہری کرو فر کو دیکھ کر نازل نہیں ہوتے۔ بلکہ اس کی شان تو یہ ہے انا عند المنکسرۃ قلوبھم (میں ٹوٹے دلوں کے پاس ہوں) بہرحال آپ کی تعلیم و تربیت خدا کے فضل و کرم کے سہارے سے ہوئی۔ اور آپ ابھی تک سن شباب کو بھی نہیں پہنچے تھے کہ جملہ علوم و فنون متداولہ میں آپ نے وہ مہارت حاصل کر لی جو محتاج بیان نہیں۔ حتیٰ کہ قوت اجتہاد اور علم و عمل اور ذکاوت طبع و تقویٰ و طہارت میں ان کے زمانہ میں کوئی ان کا ہمسر نہ تھا۔

اسماعیل ابن عیاش کا قول ہے کہ میں نے لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ عبدالرحمن اوزاعی علماء امت کے برگزیدہ اشخاص میں سے ہیں۔ آپ پر علم کا وہ گہرا رنگ چڑھا کہ اس کے آثار جوارح و اعضاء پر ظاہر ہوتے تھے۔ خشوع و خضوع آپ کے چہرے سے مترشح ہوتا تھا۔ آپ کی ذات مبارک

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ | اللہ کے بندوں میں سے علماء ہی اس سے ڈرتے ہیں

کا مظہر اتم تھی۔

ابو مسہر کہتے ہیں کہ امام موصوف ساری رات نماز۔ تلاوت قرآن۔ آہ و زاری میں گذارتے تھے اور عمر بھر قہقہہ سے کسی نے آپ کو ہنستا ہوا نہیں دیکھا۔ بلکہ بلا ضرورت کلام بھی نہ کرتے تھے۔ یوں تو آپ جملہ کمالات علمی و عملی میں یگانہ روزگار تھے لیکن امر بالمعروف اور نہی عن المنکر آپ کا خاص امتیازی وصف تھا۔ ہر شخص کو بلا تخصیص امیر و غریب اور بلا خوف لومۃ لائم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے۔

شاہ و گدا بہمت در دلاں یکے ست ⁂ پوشیدہ است پست و بلند زمین در آب

بہت مرتبہ آپ امر حق کے ظاہر کرنے میں دشمنوں کے نرغہ میں پھنس گئے۔ مگر آپ ایک کوہ وقار تھے کہ مصائب کی سخت آندھیاں آپ کو اپنی جگہ سے ایک انچ بھی متزلزل نہ کر سکتی تھیں

ایک دفعہ کا واقعہ خود امام ہمام بیان فرماتے ہیں۔ کہ حاکم وقت نے مجھ سے بلا کر دریافت کیا کہ فلاں مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے۔ حق کہنے میں جان کا خوف تھا۔ دل میں توحش پیدا ہوا۔ لیکن یہ خیال آیا کہ دنیا کی تکلیف خدا کے عذاب کے مقابلہ میں لاشے ہے۔ بلا سے جان جائے مگر حق کہنے سے نہ رکنا چاہئے۔ چنانچہ صاف صاف جو حق تھا بیان کر دیا۔ جسے سنکر حاکم مشتعل ہو گیا۔ مگر الحمد للہ مجھ پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔

اس وقت ہمیں امام اوزاعی کی سوانح لکھنا نہیں بلکہ آپ کی عالی ہمتی اور اولوالعزمی کے کارناموں کا صرف ایک ورق ناظرین کے سامنے کھولا جاتا ہے۔ اور ان کا ایک واقعہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ جو انہیں خلیفۃ المسلمین ابوجعفر منصور کے ساتھ پیش آیا۔ جس میں آپ دیکھیں گے کہ ایک خدا سے ڈرنے والا بندہ ایک باجبروت بادشاہ کے سامنے کیسا جری ہو کر بے دھڑک تقریر کر رہا ہے۔

ایک روز امام اوزاعی خلیفہ وقت ابوجعفر منصور کے دربار میں تشریف لے گئے۔ مگر نہ اس لئے کہ مداہنت کر کے اس کے مال و جاہ سے ناجائز نفع اٹھائیں۔ بلکہ اس لئے کہ اس کو خداوند عالم کے صحیح صحیح احکام بالمشافہ پہنچائیں چنانچہ آپ نے ایک دل آویز تقریر شروع کی۔ جس کے دوران میں فرمایا کہ اے امیر المؤمنین! ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ فاروق اعظم باوجود اس عدل و انصاف کے جو آفتاب کی طرح روشن ہے اور جس کی روشنی کا اعتراف بشیر ضمیم مخالفین و کفار کو بھی کرنا پڑتا ہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ اگر فرات کے کنارہ پر ایک بکری کا بچہ ضائع ہو کر مرتا ہے تو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں قیامت کے روز مجھ سے اس کی بازپرس نہ ہو۔ اے ابوجعفر! اپنی حالت پر تم خود غور کرو کہ تمہاری سلطنت میں اولاد آدم انصاف سے محروم ہے۔ اور ظلم سے مرتی ہے۔ آخر تمہارا کیا انجام ہوگا

اے امیر المومنین ہم سے یزید بن جابر نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عمرو انصاری نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے کہ آپ نے انصار میں سے ایک صحابی کو صدقہ۔ زکوٰۃ وغیرہ وصول کرنے پر مقرر کیا۔ یہ صاحب آپ کے پاس سے رخصت ہو گئے۔ آپ کو خیال تھا کہ اپنے کام پر چلے گئے ہوں گے۔ لیکن کچھ دنوں بعد دیکھتے ہیں کہ وہ اب تک مدینہ میں قیام پذیر ہیں۔ کار مفوضہ پر نہیں گئے۔ آپ نے اس کا سبب پوچھا اور فرمایا کہ آپ نے خدمت مفوضہ میں دیر کیوں کی۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ ایسے لوگوں کا ثواب مجاہدین فی سبیل اللہ کے برابر ہے۔ انصاری نے کہا۔ ہرگز نہیں۔ آپ نے متعجب ہو کر وجہ دریافت کی۔ انصاری بزرگ نے جواب دیا کہ مجھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث پہنچی کہ تمام حکام جن کے قبضہ میں آج لوگوں کے کاموں کی باگ ہے قیامت کے دن ایسی حالت میں محشور ہوں گے کہ ان کے ہاتھ ان کی گردنوں سے بندھے ہوئے ہوں گے۔ اس مصیبت سے سوائے عدل و انصاف کے کوئی چیز نہ چھڑا سکے گی۔ اس کے بعد انہیں آگ کے پل پر کھڑا کیا جائے گا جس کی لپیٹ اور اڑنے والی چنگاریاں سے ایک ایک عضو پگھل جائے گا۔ پھر خدا کے حکم سے سب اعضا جوڑے جائیں گے اور سلسلہ حساب کتاب شروع ہوگا۔ عدل و انصاف اچھی طرح کرنے کی صورت میں عذاب الٰہی سے نجات ملے گی ورنہ وہ پھٹ جائیگا۔ اور ستر برس جہنم کی دھکتی آگ میں رہنا ہوگا +

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سنکر سہم گئے - اور دریافت کیا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے - انصاری نے کہا - ابوذرؓ اور سلمانؓ فارسی سے - فاروق اعظم اس حدیث کے مضمون سے اس قدر متاثر ہوئے فوراً ایک ایک آدمی کو بھیجکر دونو کو بلایا - جب یہ حضرات تشریف لائے تو حدیث مذکورہ کے متعلق استفسار کیا - تو دونو صاحبوں نے کہا کہ بے شک ہم نے یہ حدیث جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے - فاروق اعظم کانپ اُٹھے اور بے ساختہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے - اور اپنے آپ کو خطاب کر کے کہنے لگے - کہ ہائے عمر! ان تکالیف و مصائب کے موجود ہوتے ہوئے کون عاقبت اندیش بار حکومت کو اپنے سر پر لیگا - حضرت ابوذرؓ نے فرمایا - وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہو - فاروق اعظم زار زار رونے لگے اور یہاں تک روئے کہ ان کے رونے پر مجھے رونا آیا -

اے امیرالمومنین خلیفہ ثانی کے حالات دیکھو اور پھر اپنی حالت کا اندازہ کرو - کہ تم نے ان کی جانشینی کا حق کہاں تک ادا کیا ہے -

اے امیرالمومنین! فاروق اعظم نے آئین جہانداری کے جو مستحکم اصول بیان فرمائے ہیں وہ ہر اس شخص کو اپنے صفحۂ قلب پر لکھنے چاہئیں جس کو خداوند عالم نے اپنی مخلوق کا محافظ - بادشاہ بنایا ہو -

اے امیرالمومنین! فاروق اعظم فرمایا کرتے تھے کہ نظام حکومت کے رشتہ کو وہی قائم رکھ سکتا ہے جو عقل کامل اور تفقہ فی الدین رکھتا ہو - اور اس سے کوئی عیب ظاہر نہ ہو - اور نہ امر کے اظہار میں لومۃ لائم کی پرواہ کرتا ہو -

اے امیرالمومنین! آپ فرمایا کرتے تھے کہ حکام چار قسم کے ہوتے ہیں - ایک تو وہ قوی ہمت جو خود بھی جور و ستم سے بچا رہا - اور اپنے عملہ کے لوگوں کو بھی اس نے تشدد و جبر آمیز حرکات سے محفوظ رکھا - ایسے حاکم عادل کا ثواب جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے - اُس پر خداوند عالم نے رحمت کا دروازہ کھول دیا ہے

باقی آئندہ

اعلان

انجمن خدام الصوفیہ کا پچاسواں سالانہ اجلاس زیر صدارت اعلیٰحضرت امام اولیا - والاصفیا مولانا الحاج پیر سید محمد حسین شاہ صاحب محدث علی پوری بتاریخ ۲۸، ۲۹، ۳۰ چیت مطابق ۹، ۱۰، ۱۱ اپریل ۱۹۵۳ء ۲۴، ۲۳، ۲۲ رجب بروز جمعرات و جمعہ بمقام علی پور سیداں منعقد ہوگا - یاران طریقت کو چاہیے کہ وہ مبارک اور متبرک اجلاس میں شامل ہو کر سعادت دارین حاصل کریں - جو احباب اس اجلاس میں وعظ یا تقریر یا نظم کہنا چاہیں وہ اپنے عنوان سے خاکسار کو اطلاع دیں - تاکہ ان کا نام پروگرام میں درج کیا جاوے -

ارتحال:- نہایت ہی دلی اندوہ اور درد سے یہ خبر درج کی جاتی ہے کہ سرکار علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نہایت ہی مخلص اور جان نثار مرید خان محمد ظریف خاں کوہاٹی جو صوم و صلوٰۃ کے پابند ذاکر شاغل اور نہایت ہی مخیر بزرگ تھے - چند بیمار رہ کر داعی اجل کو لبیک کہہ گئے - اللہ تعالیٰ انکو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ درجات عطا فرماوے - اور پسماندگان کو صبر جمیل - یاران طریقت سے التماس ہے کہ مرحوم کیلئے دعائے مغفرت فرمائیں - بوقت کی

(ماسٹر فضل کریم الٰہی سیالکوٹی)

نماز جنازہ حسب وصیت حافظ علی محمد جان صاحب پشاوری نے پڑھائی -

منقبت

محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جناب سید انعام حسین صاحب ہاتف آزادی

کچھ صورت سے دیکھا میں نے جلوہ غوث اعظم کا
نگاہیں بنگئیں پردہ پردا غوث اعظم کا

حقیقت زندگی کی کیوں نہ اک آئینہ بن جائے
مجھے ہر سانس پر ہوتا ہے دھوکا غوث اعظم کا

مزہ دیتا ہے کیا کیا آج تک اک حضرت موسیٰ
مری ترسی ہوئی نظروں کو جلوہ غوث اعظم کا

جہاں جی چاہے جسکا دامنِ رحمت میں چھپ جائے
زمیں پر چاندنی بنکر ہے سایہ غوث اعظم کا

زمانہ کثرتِ سجدہ سے معمورِ محبت ہے
مجھے بھی در میسر ہو خدایا غوث اعظم کا

عقیدت میں کسی نے جاں یہ دی وقت سے پہلے
کہ منہ تکنے لگا آکر مسیحا غوث اعظم کا

زمینوں آسمانوں کا تحیر حد سے جب گذرا
سمٹ آیا مری آنکھوں میں جلوا غوث اعظم کا

نہ سمجھا کوئی کیا کہکر کسی بیکس نے دم توڑا
یقیناً نام ہوگا اور کس کا غوث اعظم کا

انہیں کے فیض سے آنکھوں میں جو کچھ ہے وہ اپنا
نہ جلوا غوث اعظم کا نہ پردا غوث اعظم کا

سوالِ قبر ہو انصار - یا میزانِ محشر ہو
کہیں محبوب ہو سکتا ہے رسوا غوث اعظم کا

اولیاء اللہ کی تاثیر

جناب صاحبزادہ سید انور حسین شاہ صاحب علی پوری

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بسطام کے لوگوں نے عرض کی کہ یا حضرت اس علاقہ میں ایک کنجری آگئی ہے۔ جس نے بسطام میں اپنا پیشہ شروع کر دیا ہے۔ جس کے باعث ملک میں قحط اور وبائی کے آثار رونما ہو رہے ہیں۔ اس لئے آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ اُس کے دفعیہ کی کوئی صورت بتائیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ایک شب کا کیا لیتی ہے۔ عرض کیا کہ حضور ایک سو روپیہ۔ آپ اسی شب ایک سو روپیہ لے کر اس کے مکان کے دروازے پر آ کر بیٹھ گئے۔ جب رات کے آٹھ نو بج چکے۔ کوئی شخص اس کے پاس نہ پہنچا تو اس نے اپنی خادمہ کو نیچے بھیجا۔ کہ کیا ماجرا ہے۔ آج کوئی شخص نہیں آیا۔ خادمہ نے واپس آ کر کہا کہ ایک بابا بڈھا سا بیٹھا ہے جس کے باعث لوگ نہیں آ رہے۔ کنجری نے خادمہ کو کہا کہ بابا سے پوچھو کہ کس مطلب کے لئے آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں تیری مالکہ کو ملنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا کہ ان کو اوپر بلا لو۔ تو آپ اوپر تشریف لے گئے اس نے پوچھا کہ آپ کس واسطے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں تیرے لئے آیا ہوں۔ اس نے کہا میں ایک سو روپیہ کے بغیر کسی سے بات نہیں کرتی۔ آپ نے ایک سو روپیہ نکال کر دے دیا۔ اور فرمایا کہ اب تو وضو کر لے اور یہ کپڑے اتار کر دوسرے کپڑے پہن لے اور ایک مصلےٰ لے آ۔ جب کپڑے بدل لئے اور مصلیٰ لے آئی تو فرمایا اس مصلیٰ پر قبلہ رو ہو کر کھڑی ہو جا۔ جب کھڑی ہو گئی تو آپ نے یہ دو شعر فارسی کے پڑھے

هر که کارش بود آخر کردمش | دز زنا سوئے نماز آوردمش
پس رجوع قلب این کار ترا | قلبها قلب طفیل مصطفےٰ

یعنی اے باری تعالیٰ میرا جو کچھ کام تھا۔ میں نے کر دیا کہ اس کو زنا سے نماز کی طرف لے آیا۔ اب اس کے دل کو پھیرنا تیرا کام ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس کے دل کو نرم کر دے اور پھیر دے۔ آپ کی یہ دعا فرمانی ہی تھی کہ وہ کنجری آپ کے قدموں پر آگری اور کہنے لگی۔ کہ حضور مجھے اپنا بنا لیجئے اور مسلمان ہو کر اپنے وقت کی عابدہ زاہدہ بن گئی۔ یہ اللہ کے نیک بندوں کا ایک اثر ہے۔

اور سنیئے۔ مولانا وحید الدین محبوب الٰہی کے خاص مرید تھے۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے جب واپس جانے لگے تو معلوم ہوا کہ آپ کی جوتیاں چور لے گیا ہے۔ محبوب الٰہی نے اپنا جوتا مولانا کو عطا فرمایا مولانا نے انہیں بوسہ دے کر اپنے عمامہ میں باندھ لیا۔ اور ننگے پاؤں گھر کی طرف چل دئے۔ راستہ میں کسی آدمی نے ان سے کہا کہ تم عجیب آدمی ہو۔ حضرت نے تو جوتا پہننے کے لئے دیا تھا تاکہ ننگے پاؤں نہ جاؤ اور آپ نے ان کو سر پہ باندھ لیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا سر بھی اس قابل نہیں۔ کہ سر پر رکھوں لیکن سر سے اوپر کوئی مقام نہیں تو سر پر رکھے چلے گئے۔۔۔

(بقیہ صفحہ ۲۰ پر دیکھیں)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یاران کہن

جناب خواجہ محمد کرم الٰہی صاحب بی-اے

فضائل و مدارج

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ جب مجھے خداوند تعالیٰ نے مبعوث فرمایا - اور میں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اسلام پیش کیا تو انہوں نے بلا تامل اور بلا ایک لمحہ کے توقف کے اسلام قبول کر لیا - حضور علیہ السلام صحابہ کرام کو فرمایا کرتے تھے - کہ ابوبکر اور تم میں یہ فرق ہے کہ ابوبکر نے بلا حجت اسلام قبول کیا اور تم نے بہ حجت -

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام عمر سفر و حضر میں معیت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میں گذاری بلکہ بعد از وفات بھی آپ ہی کی معیت انہیں حاصل ہے - اور روز محشر کو بھی آپ ہی کی معیت میں محشور ہونگے

آپ کی ذات گرامی صفات سے اسلام اور مسلمانوں کو بہت فائدہ پہنچا - ابتداء اسلام میں جب کفار مکہ اپنے زیردست مسلمانوں کو سخت ایذا رسانی کرتے تھے آپ روپیہ ادا کر کے ان ظالموں کے پنجہ سے غریب مسلمانوں کو چھڑا لیا کرتے تھے - چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چھڑایا - اور انہیں آزاد کر دیا -

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہی مال سمجھ کر ہر طرح کا تصرف فرمایا کرتے تھے - جس روز حضرت صدیق اکبرؓ داخل اسلام ہوئے اور ایمان لائے اس دن آپ کے پاس چالیس ہزار دینار اور بقول بعض چالیس ہزار درہم تھے وہ تمام کے تمام حضور علیہ السلام کی ذات بابرکات پر خرچ کر دیئے جب مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی تو اس وقت آپ کے پاس پانچ ہزار دینار تھے - وہ سب کے سب مسلمانوں کی امداد میں خرچ کر دیئے -

ایک جنگ کے موقعہ پر جب روپیہ طلب کیا گیا تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام کا تمام اثاث البیت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں پیش کر دیا - اور خود ایک قبا (ٹاٹ کا کرتہ) پہن کر جس میں بٹن کی جگہ کانٹا لگا ہوا تھا حاضر ہوئے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا حالت ہے - اسی وقت جبریل علیہ السلام آسمان سے نازل ہوئے اور انہوں نے بھی اسی طرح کا لباس پہن رکھا تھا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو فرمایا ہے کہ جس طرح حضرت صدیق نے زمین پر اپنی وضع بنائی ہے تم آسمان پر بناؤ - اور مجھے اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ ابوبکر سے میرا سلام کہو اور دریافت کرو کہ اس حال میں تم مجھ سے راضی ہو یہ مژدہ سنکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین بار نعرہ لگایا کہ میں اپنے رب سے راضی ہوں -

ایک جنگ کے موقعہ پر جب تمام مال و اسباب پیش کر دیا اور اپنے پاس کچھ نہ رکھا - اس موقعہ پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا نصف اثاث البیت پیش کیا تھا - اور دل میں خیال تھا کہ اب میں حضرت صدیق اکبر سے بڑھ جاؤں گا

مگر یہ نہ ہو سکا۔ حضور اکرم علیہ السلام کی دریافت پر حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ نصف اثاث البیت لایا ہوں۔ اور صدیق اکبرؓ نے عرض کی کہ کل اثاث البیت لے آیا ہوں۔ گھر میں ہے صدیق کو خدا اور خدا کا رسول بس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے کسی کے مال سے اتنا نفع نہیں ہوا جتنا صدیق اکبرؓ کے مال سے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی صحابی کو حضرت صدیق اکبرؓ پر تفضیلت نہیں وہ تم میں سب سے افضل ہیں۔ اور ایا نہیں دنیا و آخرت کی بہتری حاصل ہے فرمایا کہ صدیق اکبرؓ میری تمام امت سے پہلے جنت میں جائیں گے۔ اور فرمایا مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والا حضرت صدیق اکبرؓ ہے

حضرت صدیق اکبرؓ کو فرمایا کہ غار میں میرے رفیق تم تھے اور حوض کوثر پر بھی تم ہی میرے رفیق ہوگے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ سے کچھ سلوک کیا میں نے اس سے زیادہ بدلہ اسے دیا۔ مگر صدیق اکبرؓ کہ اس کا احسان میرے اوپر ہے اس کا بدلہ اس کو خدا تعالیٰ دے۔ ہجرت کے موقعہ پر جب ہجرت کا حکم خدا کی طرف سے جبرائیلؑ لائے تو سرکار دوعالم علیہ السلام نے دریافت کیا کہ میرے ساتھ کون ہجرت کرے گا۔ جبرئیلؑ نے عرض کی صدیق اکبرؓ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بمعہ صدیق اکبرؓ ہجرت کو روانہ ہوئے اور غار میں قیام فرمایا۔ اس غار میں سوراخ تھے جنہیں جناب صدیق نے اپنی چادر پھاڑ پھاڑ کر بند کر دیا۔ ایک سوراخ باقی رہ گیا۔ اس پر اپنی ایڑی رکھدی حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا سر مبارک صدیق اکبرؓ کے زانو پر رکھ کر سو گئے۔ ایڑی کو سانپ نے کاٹا مگر صدیق اکبرؓ نے پاؤں نہ ہلایا کہ مبادا سرکار کی نیند خراب ہو جائے۔ (یہ ہے محبت کی انتہا) باقی

اتباعِ شریعت

جناب [illegible]

قال کو اب چھوڑ پیدا حال کر ۔ روح کو حق کیطرف ارسال کر
شرع سے باہر نہ ہونا اک قدم ۔ گرچہ ہو جائے تمہارا سر قلم
غیر شرع اک حرف لب تک نہ لا ۔ گر تو چاہے مخلصی روز جزا
شرع پر ہر کام میں چل اے جواں ۔ نفس بد سے تاکہ تو پائے اماں
برخلاف شرع کام اپنے نہ کر ۔ خود کو تابع نفس و شیطاں کے نہ کر
نفس امارہ کو مار اے باصفا ۔ چاہتا ہے گر ملے قرب خدا
نفس دشمن ترا ہے جان لے ۔ تو تجھے حق کی طرف رستہ ملے
نفس بد کو قتل کر بہر خدا ۔ تاکہ وہ تجھ پہ نہ لائے کچھ بلا
نفس سرکش کو تو کر قید زبوں ۔ نہ کرے پھر خواہش دنیائے دوں
منکسر کر نفس بد کو اے پسر ۔ تاکہ ہو باطن ترا مثل قمر

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جناب مولانا غلام رسول صاحب گوہر

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باطنی فیض پایا۔ حضرت سلمانؓ فارسی نژاد اصفہان کے مضافات میں سے ایک گاؤں رامہرمز کے باشندے تھے۔ اس واسطے آپ کو سلمان فارسی کہا جاتا ہے۔ آپکا باپ مجوسی تھا اور اپنے گاؤں کا رئیس اعظم تھا۔ آپ بھی پہلے مجوسی مذہب رکھتے تھے۔ آتش کدہ کو روشن کرنے کی خدمت آپ ہی سرانجام دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے عیسائیوں کو اپنے گرجا میں نماز پڑھتے دیکھا تو آپ کو ان کی نماز پسند آئی۔ اور اپنے دین سے وحشت و نفرت ہو گئی۔ ایک قافلہ شام کو جاتا تھا آپ اس کے ساتھ شام میں آئے۔ وہاں آپ کو ایک اسقف کا پتہ بتایا گیا۔ آپ نے اس کی خدمت میں حاضر ہو کر علم حاصل کرنے اور نماز و عبادت کرنے کی التجا کی۔ اسقف نے آپ کو اپنی صحبت میں رہنے کی اجازت دے دی۔ حضرت سلمان ایک عرصہ تک اس کے پاس رہے۔ جب وہ فوت ہو گیا تو موصل میں آئے۔ اور وہاں ایک عرصہ تک ایک اور اسقف کے پاس رہے اور جب وہ بھی رحلت کر گیا تو پھر آپ نصیبین میں ایک صالح مرد کے پاس جو بڑا نیک اور بزرگ تھا ایک عرصہ تک رہے اور تعلیم حاصل کرتے رہے۔ پھر جب وہ بھی مر گیا تو آپ اس کی وصیت کے مطابق عموریہ میں آئے اور وہاں ایک نہایت صالح اور خدا رسیدہ آدمی تھا اس کے پاس گئے اور ایک عرصہ تک اس سے بھی فیض حاصل کیا۔ جب وہ بھی دنیا سے انتقال کرنے لگا تو اس سے آپ نے پوچھا اے میرے بزرگ استاد اب میں آپ کے بعد کس سے اکتساب فیض کروں گا۔ آپ مجھے کسی ایسے بزرگ کا پتہ بتائیں جو جادۂ حق پر آپ کی طرح چلنے والا ہو اس نے کہا۔ اب زمانہ میں ایسے شخص کا ملنا بہت دشوار بلکہ محال ہے۔ جو حق پر قائم اور حق کی تعلیم دینے والا ہو اب پیغمبر آخرالزماں کے ظہور کا زمانہ بہت قریب ہے۔ مدینہ منورہ میں وہ ہجرت کر کے جائیں گے۔ اگر ہو سکے تو وہاں چلا جا۔ پھر حضرت سلمان عربیوں کے ایک قافلہ کے ہمراہ جو مدینہ کو جاتا تھا مدینہ میں آئے۔ اور انہوں نے آپ سے یہ فریب کیا کہ ان کو اپنا غلام کہکر ایک یہودی کے آگے فروخت کر دیا۔ یہودی نے آپ کو ایک باغ کی خدمت پر لگا دیا۔ ایک دن آپ نے سنا کہ مکہ سے ایک شخص آیا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں۔ اس سے آپ کو بہت خوشی ہوئی۔ آپ کھجوریں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا۔ کہ یہ کھجوریں میری طرف سے صدقہ ہے۔ (سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا تھا کہ وہ پیغمبر صدقہ اور زکوٰۃ کا مال نہیں کھائے گا) آپ نے وہ کھجوریں اپنے صحابہ کو کھلا دیں خود نہ کھائیں۔ اس سے ان کو اس کی تصدیق ہو گئی کہ یہ پیغمبر ہیں۔ حضرت سلمان نے اپنے استاد سے یہ بھی سنا تھا کہ وہ پیغمبر ہدیہ قبول کریگا اور اس کے دونوں کاندھوں کے مابین مہر نبوت ہو گی۔ دوسرے دن آپ اور کھجوریں لائے اور عرض کی کہ آپ نے کل کھجوریں نہیں کھائی تھیں شاید آپ صدقہ نہیں کھاتے۔ آج میں آپ کیلئے ہدیہ لایا ہوں۔ آپ نے لیکر خود تناول فرمائیں۔ (دیکھو صفحہ ۱۰)

انوارِ امام الانبیاء والاصفیاء علیہ السلام

جناب ڈاکٹر محمد اللہ دتا صاحب

ہے حدیثِ حضرتِ خیر الانام / سیدِ اولادِ آدم کا کلام
لوگو! تم سب کا خدا بھی ایک ہے / اور تم سب کا ابا بھی ایک ہے
برتری عربی کو عجمی پر نہیں / فضل سرخی کو سیاہی پر نہیں
نہ ہی عجمی، عربی پہ ہے سرفراز / نہ ہی گورے کالے میں کچھ امتیاز
ہر مسلماں دوسرے کا بھائی ہے / یہ اخوت یہ رشتہ آبائی ہے
ہاں مگر حق ہے کہ نزدِ کردگار / ہے وہی افضل جو ہے پرہیزگار

ہے مبارک شخص جس کو رد کرے / عیب اپنا دوسروں کے عیب سے

ہے وہی فی الواقعہ مردِ سعید / جو کہ پندِ غیر سے ہو مستفید

راست فرماتے ہیں وہ ابرِ کرم / مہرِ اتم پر پڑھ کے ہے تم سے کرم
میں تو بیٹھا ہوں کنارِ آگ کے / جس کے شعلے ہیں بھڑکتے بے ٹکے
تم لپکتے ہو اُدھر پروانہ وار / روکتا ہوں میں تمہیں دیوانہ وار

ہے یہ طالب آپ کا لطف و کرم

چاہتے ہم کو بچیں دوزخ سے ہم

پشاور سے اطلاع آئی ہے کہ حاجی عبدالغنی صاحب بمعہ اپنے صاحبزادہ محمد ایوب صاحب ٥ جنوری کو بغداد شریف تشریف لے گئے ہیں



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ

لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی

سیدنا ومولانا محمد واٰلہ واصحابہ

واھل بیتہ اجمعین امین یارب العلمین

امابعد سپاسنامہ بزبان پنجابی درخدمتِ گرامی

حاجی الحرمین الشریفین قائد ملت والدین حافظ قاری

زبدۃ الاصفیا والعلماء والاولیا سید السادات پیران پیر صاحبزادہ

پیر محمد حسین شاہ صاحب سجادہ نشین استانہ عالیہ

نقشبندیہ مجددیہ علی پور شریف جماعت منزل ضلع سیالکوٹ

پاکستان

بندہ بے دستگاہ راجی خیر الغافرین احقر ناقص الاعمال مسکین نورالدین عفی عنہ

موضع بھک میکن تحصیل سرگودھا ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ بروز پیر



بحضور جناب زبدۃ الاصفیاء امیر طریقت حاجی حافظ پیر سید محمد حسین شاہ صاحب جماعتی
نقشبندی سجادہ نشین آستانہ عالیہ علی پور شریف دام فیوضہم

یا پیر میرے دستگیر میرے تری ذات جماعتؒ نشان بیلی

کملیاں رلیاں تے عیباں بھریاں داہویا آپ حامی نگہبان بیلی

ہو کے مشفق شفیق رفیق ہادی بنیا...عاصیاں دا کشتی بان بیلی

تاہیں وچہ دربار تے عرض کیتی کہ ہو ایس غریب ول دھیان بیلی

وچہ کل جہان مشہور مسئلہ بھیڑاں کٹ دا شاہ مردان بیلی

جس تے مہر دی نظر جا مرد کردے چھڈ جاندی مرض عصیان بیلی

مرد ہو وے تے مرض نہ مول رہندی مرد دیوندے صحت دا دان بیلی

مرداں رب دی ذات نوں پا لیا۔ ناقص پے گئے وچہ غلطان بیلی

اساں مرد تک کے نبیّ بانہہ تیری کریں مشکلاں کل آسان بیلی

ساڈے عیب وڈے بے اوڑکے نے ناہیں حد حساب بیان بیلی

کشمیر قندھار ہرات کابل تینوں سیوندا کل ہندوستان بیلی

وچہ عرب عراق تے عجم بھرے کل مصر تیرا مدح خوان بیلی
تحفے آنودے روم تے شام دلوں داہنگیر تیرا کل جہان بیلی
توں شیر دلیر سردار غازی کریں حق تحقیق بیان بیلی
ہر بات اندر تفسیر کامل ایہو رمز عرفان نشان بیلی
صورت دیکھیاں یار دی حج ہووے ایتھے نور محمدی جان بیلی
جلوہ نور حسنین عیاں ہویا سارا عرب تیرا ثنا خوان بیلی
محمد نال حسین دے میل کے تے خادمؒ نور دی لاٹ رلان بیلی
تاہیوں جگ نشان جماعت ہووے طالب کردے عین پچھان بیلی
جاویں قاصدا وچہ دربار مرشد منیں واسطہ رب رحمان بیلی
کرنی بنھ کے ہتھ سب عرض میری ایتھیں ہوئے نی عیب نقصان بیلی
کرنی ملی ناہیں میتھوں مول کرنی۔ کرنی ہوسے جد آپ کران بیلی
عیباں بھری کوجھڑی ہاں شاہا۔ آمم سام لئی تیری آن بیلی
کدی جا کہ ناہیں میری پاک مرشد گندی آکھدا کل جہان بیلی
گندی مندی تے کال مکالڑی ہاں دیہو اپنے شان دا دان بیلی
دیویں کرم دا گنج توں آپ پیرا ایں سارے پاسے تھکی چھان بیلی
میرے نال دیاں طعنے ماردیاں تے بن بہندیاں انہ ودھان بیلی

طعنے اوہناندے لگدے تیر وانگوں پٹھاں میریاں تے لوں لاں بیلی

کریں کرم پیراہووے مہر سانتھے تیری ذات وڈی مہربان بیلی

عرضی پیش دربار حضور کیتی وقت تک سعید نشان بیلی

شالا یار دی نظر منظور ہووے ایہ محنت چڑھے پروان بیلی

پاواں واسطہ حسن حسین دا ئیں نالے شاہ سلطان جیلان بیلی

نالے واسطہ ای جد اپنی دا۔ چال سنگیاں نہیں بھلان بیلی

اللہ واسطے دی ایہ اپیل کیتی منظور کردعالیشان بیلی

بیمار لاچار ہیں ہو چکی۔ پڑی منہ شفا دی پان بیلی

پیر قطب جماعتؒ جماعتیاں دا منیاں کل جو گوٹھ جہان بیلی

وچہ علی پور خاص مقام تیرا۔ ساڈا قبلہ کعبہ آستان بیلی

سوہنا لاڈلا گدی نشین تیرا۔ اساں منیاں نال ایمان بیلی

نیویں نظر تے شرم حضور مرشد مہربان سدا نگہبان بیلی

عالم علم توحید قرآن ناطق کرن حق فرمان روان بیلی

خاصہ نور محمد حسین والا اساں سمجھیا نال دھیان بیلی

پٹی دس اوہناندے آونے دی کراں دل دا صاف مکان بیلی

لے نکتے غلیچڑے عشق دے والے پُھل شوق دے کراں نذران بیلی

اساں پیر ڈٹھے سارے رحمتی ایہ شالا سُتڑے بھاگ جگان بیلی

ناہیں زر پلے ناہیں عمل چنگا کیہڑی گل سندا مینوں مان بیلی

در شاہ جماعت دا ایہے وسدا پائیو خیر ہو کے مہربان بیلی

میرا پیر جماعت تے باہو مرشد دونویں دھراں ہوسن نگہبان بیلی

ذکر ذات ربی شوق پاک نبیؐ پنجتن پاک تے شاہ جیلان بیلی

لمبیں عرض تھیں یار مت تنگ ہووے توں اپنا قدر پچھان بیلی

کرو نور مسکین تے رحم مولا ہوون مشکلاں سب آسان بیلی

لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

نور محمد عفی عنہ از بھیک میکن ۱۰ر جنوری ۵۳ء

اموات

مولوی محمد ادریس صاحب ساکن چوبرجی لاہور کے دو نوجوان برادر زادے مسمیاں بشیر احمد صاحب و شفیق احمد ایک عرصہ ٹی۔بی میں بیمار رہ کر یکے بعد دیگرے ماہ دسمبر میں فوت ہو گئے ہیں۔ ان کے والد جناب محمد نبی خاں صاحب حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے مخلص خادموں میں سے ہیں۔ خدا مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پس ماندگاں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین +

حلقہ ذکر

پشاور شہر میں ہر جمعہ کو جملہ برادران طریقت کا برائے حلقۂ ذکر و ختم خواجگان رحمہم اللہ تعالیٰ مسجد دھلکی وال گراں میں اجتماع ہوتا ہے۔ نعت خوانی بھی ہوتی ہے۔ شیرینی تقسیم ہوتی ہے۔ صوفی عطا محمد صاحب باواز بلند شجرہ شریف پڑھ کر سناتے ہیں۔ جناب حافظ سلطان احمد صاحب سب یاران طریقت کے لئے دعا خیر کرتے ہیں

قصور میں ہر جمعہ کو بعد از نماز مغرب مسجد حکیم میاں کالا صاحب مرحوم میں جملہ یاران طریقت کا اجتماع عظیم ہوتا ہے۔ ختم شریف پڑھا جاتا ہے۔ مراقبہ اور حلقہ ذکر کیا جاتا ہے۔ شیرینی تقسیم کی جاتی ہے۔ جملہ برادران اسلام کے لئے دعا کی جاتی ہے +

المسائل الفقہیہ

حضرت مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب رضا مرنگ لاہور

استفتاء کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین کہ اسلامی حکومت پاکستان میں پنشن خوار حضرات سے ابتداء میں فوٹو لیا جاتا ہے۔ گو دیوبندی علماء نے ایسے موقع پر جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ مگر ہمارے علماء کرام اس کو ناجائز اور حرام فرماتے ہیں۔ اور دراصل ہے بھی اسی طرح۔ جناب کی خدمت اقدس میں عرض ہے کہ اس موضوع پر ایک مبسوط مضمون لکھ کر گورنمنٹ عالیہ پاکستان کو متوجہ فرمائیں۔ کہ جو لوگ اسے حرام سمجھتے ہیں اور فوٹو کھچوانا نہیں چاہتے ان کو مستثنیٰ کیا جائے اور عوام کو بھی اس مسئلہ کی حقیقت سے آگاہ فرمائیں۔

السائل محمد اویس خاں مجددی چیچہ وطنی ۲۴/لاہور ڈی بلاک

الجواب:۔ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا

تصویر کے متعلق علماء ربانیین کے ارشادات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) جناب مولانا حکیم ابوالعلا محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی سنی حنفی قادری برکاتی (غفر اللہ لہ) اپنی کتاب بہار شریعت حصہ سوم مکروہات نماز میں فرماتے ہیں۔ تصویر بنانا یا بنوانا بہرحال حرام ہے۔ (ردالمحتار شرح درالمختار شرح تنویر الابصار) خواہ دستی ہو یا عکسی دونوں کا ایک حکم ہے

(۲) امام اہلسنت مجدد مائتہ حاضرہ موید ملت طاہرہ اعلیٰ حضرت قبلہ مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب (افضل اللہ فی بحبوحۃ جنانہ) نے تصویر کے متعلق دو رسالے لکھے ہیں عطایا القدیر فی حکم تصویر و شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ و نعالہ ہر جاندار کی تصویر بنانا بنوانا یا اعزازاً اپنے پاس رکھنا سب حرام ہے۔ پہلے رسالہ میں فقہ کی عبارات من و عن درج ہیں۔ دوسرے میں ۲۷ حدیثیں کتب حدیث کی درج ہیں۔ جن میں بعض یہ ہیں۔ (۱) صحیحین و مسند امام محمد میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل مصور فی النار یجعل اللہ بکل صورۃ صورہا نفسا فتعذبہ فی جہنم۔ ہر مصور جہنم میں ہے اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلہ جو اس نے بنائی تھی ایک مخلوق پیدا کرے گا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کرے گی

(۲) انہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اشد الناس عذابا یوم القیامۃ المصورون بے شک نہایت سخت عذاب روز قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے۔

(۳) تیسری حدیث کا ترجمہ یوں ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بنائے ہوئے

کی طرح بنانے چلے۔ بھلا کوئی چیونٹی یا گیہوں یا جو کا دانہ تو بنا دے (صحیحین بروایت ابو ہریرہؓ) ف۔ انبیاء، ملائکہ اولیاء اللہ کی شان اعلیٰ و ارفع ہے۔ خدا جس کو جو طاقت چاہے عطا فرمائے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں انی اخلق لکم من الطین ..... الخ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی صورت بناتا ہوں۔ جبریل امینؑ مریم علیہا السلام کو فرماتے ہیں لاھب لک غلاما زکیا۔ کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں گا۔ مشکوٰۃ شریف میں بحوالہ بخاری وغیرہ ہے۔ کہ مقربانِ خدا کی زبان۔ ہاتھ۔ پاؤں وغیرہ میں خدائی طاقت ہوتی ہے وہ جو کچھ چاہیں خدا کے حکم سے کر سکتے ہیں۔

(فافہم وافرق بین اولیاء الرحمان والشیطان)

(چوتھی حدیث) صحیحین و سنن نسائی میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان الذین یصنعون ھذہ الصور یعذبون یوم القیامۃ یقال لھم احیوا ما خلقتم۔ بے شک یہ جو تصویر بناتے ہیں قیامت میں عذاب کئے جائیں گے۔ ان سے کہا جائے گا یہ صورتیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو۔

(پانچویں حدیث) مسند احمد و صحیحین و نسائی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صور صورۃ فان اللہ معذبہ حتی ینفخ فیہا الروح ولیس بنافخ۔ جو کوئی تصویر بنائے تو بیشک اللہ تعالیٰ اسے عذاب کرے گا۔ یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے۔ اور نہ پھونک سکے گا۔

(چھٹی حدیث) مسند احمد و جامع ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یخرج عنق من النار یوم القیامۃ .... الخ یعنی قیامت کو جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی۔ دیکھنے والی اور دو کان سننے والے اور ایک زبان کلام کرتی وہ کہے گی میں تین فرقوں پر مسلط کی گئی ہوں۔ جو اللہ کا شریک بنائے اور ہر ظالم ہٹ دھرم اور تصویر بنانے والے...... الخ

(ساتویں حدیث) امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اشد اھل النار ..... الخ بے شک روز قیامت سب دوزخیوں سے زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل فرمایا یا بادشاہ ظالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو بہکانے لگے اور ان تصویر بنانے والوں پر۔

(حدیث آٹھویں) بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بے شک روز قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی اسے جہاد میں قتل فرمائے یا جو اپنی ماں یا باپ کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پڑھ کر گمراہ ہو

(حدیث ۹) امام مالک و امام احمد و امام بخاری و امام مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... الخ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کو تشریف فرما ہوئے تھے میں نے ایک دروازے پہ تصویر دار پردہ لٹکایا۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف

لائے اسے ملاحظہ فرماکر رنگ چہرہ انور کا بدل گیا۔ اندر تشریف نہ لائے۔ ام المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ میں اللہ کی طرف اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں۔ مجھ سے کیا خطا ہوئی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پردہ اتار کر پھینک دیا اور فرمایا۔ اے عائشہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سخت تر عذاب روز قیامت ان مصوروں پر ہے جو خدا کے بنانے کی نقل کرتے ہیں۔ ان سے کہا جائے گا یہ جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو۔ جس گھر میں یہ تصویریں ہوتی ہیں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

(حدیث ۱۰) احمد نسائی و ابن ماجہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبریل امین نے عرض کی تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان میں ایک بھی گھر میں رہے گی کوئی فرشتہ رحمت و برکت کا اس گھر میں داخل نہ ہوگا۔ کتا۔ جنب یا جاندار کی تصویر۔

(حدیث ۱۱) صحیح بخاری مسلم۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ احمد وغیرہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ یعنی رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا یا تصویر ہو۔

(حدیث ۱۲) نسائی و ابن ماجہ وغیرہ میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ حضور تشریف فرما ہوئے۔ پردے پر کچھ تصویریں بنی دیکھیں واپس تشریف لے گئے۔ عرض کی یارسول اللہ میرے ماں باپ قربان آپ کس سبب سے واپس ہوئے۔ فرمایا گھر میں پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جہاں تصویریں ہوں۔

(حدیث ۱۳) بخاری اور سنن بیہقی میں ہے جب امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام کو تشریف لے گئے ایک زمیندار نے آپ کی دعوت کی۔ آپ نے یہ کہکر انکار کر دیا انا لاندخل الکنائس التی فیہا ھذہ الصور یعنی ہم ان کنیسوں میں نہیں جاتے جن میں تصویریں ہوتی ہیں (انتہی ملخصاً بقدر الحاجۃ)

(۳) مولانا وصی احمد صاحب محدث سورتی نے اپنی کتاب تعلیق المجلی میں بشرح و بسط و مفصل و مبرہن فقہ و احادیث صحیحہ مسند امام اعظم و طحاوی وغیرہ و دیگر کتب صحاح ستہ وغیرہ سے بیان فرمایا ہے۔ امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں قال اصحابنا وغیرھم من العلماء تصویر صورۃ الحیوان حرام شدید التحریم وھو من الکبائر جاندار شے کی تصویر بنانا حرام سخت حرام کبیرہ گناہ ہے۔ کپڑے یا دیوار یا چٹائی پر تصویر بنانا حرام۔ ایسے کپڑے کا پہننا حرام۔ اس سے نماز پڑھنا حرام۔ غرضیکہ ایسی تحقیق فرمائی کہ جو کسی دوسری جگہ نہ ملے گی۔ آپ فرماتے ہیں وادلی تحقیق مسئلہ الصور وبسط مافیہا من الصور بھذا النمط الحاصر لا تجدہ فی غیر ھذا ..... الخ

(۴) نواب قطب الدین خاں نے مظاہر حق جلد ۳ صفحہ ۵۳۶ میں لکھا ہے۔ بنانا صورت جاندار کا مطلق حرام ہے ..... الخ

(۵) قبلہ محدث علی پوری (اعلی اللہ مقامہ فی الجنۃ) جب ایک بے نظیر جلوس مسجد شہید گنج لاہور میں قیادت فرما رہے تھے تو ایک شخص نے بلا اطلاع آپ کا فوٹو لینا چاہا۔ آپ نے اسے ڈانٹ کر منع فرمایا اور فوٹو نہیں لینے دیا۔ احقر کا

یہ چشم دید واقعہ ہے۔ خاکسار آپ کی کار کے پاس کھڑا تھا۔ وہ جگہ شاہی مسجد سے جنوب اور نوگزے کی قبر سے تدرے مغرب کی طرف ہے

(۶) مولانا اصغر علی صاحب روحی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور نے کالج میں سٹاف کے ساتھ بوجہ حرام ہونے کے فوٹو نہیں اتروایا

(۷) احقر کے فرزند ارجمند مولوی عبد الرشید مولوی فاضل استاذ العربیہ گورنمنٹ ہائی سکول شرقپور شریف کو پرائیویٹ ادیب فاضل کے امتحان کی شمولیت کیلئے یونیورسٹی میں (انگریزی قانون سے) فوٹو دینا لازمی تھا۔ مگر احقر نے تین ماہ متواتر بہم سعی بلیغ کر کے میاں افضل حسین رجسٹرار سے ملاقات کی۔ آپ نے کہا کہ حجاج کرام فوٹو دیتے ہیں۔ تب تین پاسپورٹ بلا فوٹو پیش کئے گئے۔ تب آپ نے فوٹو دینے سے میرے لڑکے کو ہی نہیں بلکہ ۴۳ء میں عام اجازت دے کر فوٹو دینے سے مستثنیٰ فرمایا چنانچہ اس سال دس بارہ درخواستیں دی گئیں اور وہ منظور ہو گئیں۔ صرف انگوٹھے پر اکتفا کیا گیا۔ اب ۱۳ر نومبر ۵۲ء کو سول ملٹری میں وائس چانسلر ارباب یونیورسٹی لاہور کی خدمت میں عریضہ پیش کیا گیا کہ پرائیویٹ طلباء کو اسطرح مستثنیٰ کیا جائے جیسے گورنمنٹ پاکستان نے حجاج کرام کو مستثنےٰ فرمایا۔ اور وائس چانسلر میاں افضل حسین نے بھی ۴۳ء میں مستثنےٰ فرمایا۔

(۸) مفتی عبد القادر صاحب سابق مدرس مدرسہ عالیہ غوثیہ تکیہ سادھواں و خطیب مسجد شاہی لاہور حال مقیم جہانگیرہ ضلع مردان فرماتے ہیں۔ تصویر کشی موجب لعنت ہے

علماء دیوبند سے مفتی کفایت اللہ کہتے ہیں فوٹو کھچوانا ناجائز مرتکب اس فعل کا حرام کا مرتکب ہے۔ مولوی خیر محمد صاحب جالندھری کہتے ہیں حدیث و فقہ کی رو سے فوٹو کھچوانا حرام ہے مرتکب حرام کا فاسق ہے۔ مولوی احمد سعید صاحب دیوبند کہتے ہیں فوٹو کھچوانا ناجائز ہے اور جو شخص برضائے خود کھچوائے گا وہ بھی گنہگار ہے۔ مولوی نجم الدین صاحب پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور لکھتے ہیں تصویر اور فوٹو اتروانا تو ی گناہوں میں کبیرہ گناہ شمار ہو سکتا ہے۔

(فتاوی حاصل کردہ جنرل سیکرٹری مجلس اہل حدیث لاہور) برائے عدم جواز امامت مولوی داؤد غزنوی۔ ایم ایل۔ اے۔ کیونکہ اس نے فوٹو کھچوایا۔ سب نے لکھا کہ اس کے اقتداء میں نماز جائز نہیں ۱۲ منہ

مولوی ابو الکلام آزاد فرماتے ہیں تصویر کا کھچوانا۔ رکھنا۔ شائع کرنا سب ناجائز ہے۔ یہ میری سخت غلطی تھی کہ تصویر کھچوائی تھی۔ اور الہلال کو با تصویر نکالا تھا۔ میں اس غلطی سے تائب ہو چکا ہوں شاید مولوی داؤد غزنوی بھی تائب ہو چکے ہوں گے۔

مولوی احمد علی صاحب انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور نے ایک رسالہ مسمّٰی ۱۲ "فوٹو کا شرعی فیصلہ" لکھا ہے جس میں ثابت کیا ہے کہ جاندار کی تصویر اتارنا گناہ کبیرہ ہے۔ اور اس رسالہ پر اتفاق کرنے والے مولوی حسین احمد صاحب مدنی دیوبندی مولوی عبد الشکور صاحب مدیر النجم لکھنؤ اور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی اور مولوی نور الحق صاحب پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور۔ مولانا سید محمد انور شاہ صاحب صدر مدرسین دار العلوم دیوبند ہیں۔ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے بہشتی زیور حصہ دوم میں لکھا ہے تصویر کا گھر میں رکھنا بڑا گناہ ہے۔

مجوزین کے دلائل یہ ہیں (۱) تابوت سکینہ میں انبیاء کی تصویریں تھیں۔ ان کے مساکن و مکانات

کی تصویریں تھیں آخر میں حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضور کے دولت سرائے اقدس کی تصویر ایک یاقوت سرخ میں تھی۔ کہ حضور بحالت نماز قیام میں ہیں اور گرد آپ کے آپکے احباب اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں اس کا جواب حضرت صدر الافاضل مولانا مولوی نعیم الدین صاحب صدر آل انڈیا سنی کانفرنس نے تفسیر خزائن العرفان زیر آیت التابوت فیہ سکینۃ یہ دیا ہے کہ تابوت میں جو انبیاء کی تصویریں تھیں وہ کسی آدمی کی بنائی ہوئی نہ تھیں۔ اللہ کی طرف سے آئی تھیں..... انتہی۔ لہذا اس سے تصویر کا جواز نہیں نکلتا۔

(۲) سلیمان علیہ السلام جنوں سے درندوں پرندوں وغیرہ کی تصویریں تانبے بلور اور پتھر وغیرہ سے بنواتے تھے اس کا جواب یہ ہے کہ ان کی شریعت میں تصویر بنانا حرام نہ تھا۔ (دیکھو تفسیر مذکور زیر آیت محاریب وتماثیل پ ۲۲ س سبا ع ۲) لہذا اس سے استدلال درست نہیں۔

(۳) اسی تفسیر میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے خصائص میں لکھا ہے کہ جبریل امین سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک حریر (ریشم) پر آپ کی تصویر لائے اور عرض کیا کہ یہ آپ کی زوجہ ہیں۔ مشکوٰۃ میں متفق علیہ حدیث یوں ہے اریتک فی المنام ثلث لیال یجیئ بک الملک فی خرقۃ من حریر..... الخ تو اس کا جواب پہلے استدلال کا ہے کہ یہ تصویر کسی آدمی کی بنی ہوئی نہ تھی لہذا اس سے جواز نہیں نکلتا۔ لہذا جب کتاب وسنت وغیرہ سے تصویر بنانے بنوانے فوٹو کھچوانے پاس رکھنے کی حرمت وممانعت مشاہیر علماء وفضلا کے فتووں سے ثابت ہوگئی تو گورنمنٹ عالیہ پاکستان کی خدمت میں بڑے زور سے استدعا ہے کہ جیسے حجاج کرام کو فوٹو سے مستثنیٰ کیا گیا ہے اور خود حکومت عالیہ نے ... کے سکے پوسٹ کارڈ لفافہ اور اسٹامپ سے تصویر کو اڑا دیا ہے اسی طرح اگر کوئی متدین متقی مسلمان اپنا فوٹو کھچوانا نہ چاہے خواہ وہ ملازم ہو یا غیر ملازم طالب علم ہو یا کسی جگہ سفر کا پاسپورٹ حاصل کرنا چاہے اسے فوٹو سے مستثنیٰ کیا جائے۔ دیگر ذرائع شناخت استعمال ہو سکتے ہیں۔ یہ استدعا کرنے کو جرأت اس لئے ہوئی ہے کہ گورنمنٹ عالیہ نے دستور کو کتاب وسنت کی روشنی میں بنانے کا اعلان کیا ہے۔ اعلان کو عملی جامہ پہنا کر عند اللہ ماجور وعند المسلم مشکور ہو رہے +

اعتذار

عدم گنجائش کی وجہ سے اکثر مضامین شائع نہیں ہو سکے۔ انشاء اللہ العزیز آئندہ اشاعت میں ان کا نمبر آہی جائیگا۔ مضامین نویس حضرات ہمیں معذور سمجھکر معاف فرمائیں۔

اخبار

آستانہ عالیہ علی پور شریف میں ہر طرح سے خیریت ہے۔ زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین امیر طریقت عالیجناب مولانا صاحبزادہ سید محمد حسین شاہ صاحب مدظلہ منڈی بھلوال علاقہ سرگودہا میں مصروف تبلیغ ہیں اور فیوضات باطنیہ سے عوام کو سرشار فرما رہے ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ آپ لائل پور تشریف لے گئے ہیں۔ باقی حضرات صاحبزادگان بلند اقبال مدظلہم العالی علی پور شریف میں رونق افروز ہیں +

عرس شریف

سالانہ آستانہ عالیہ علی پور شریف میں ۲۸-۲۹-چیت ~~مطابق ۲۸-۲۹-مارچ مطابق ۱۲-۱۳ رجب بروز ہفتہ اتوار~~ منعقد ہو رہا ہے۔

(خواجہ محمد کرم الٰہی جنرل سیکرٹری انجمن خدام الصوفیہ علی پور شریف)